باب ۱۸۰

# مخالفتِ یہود کا اجمالی جائزہ

سات برسوں پر پھیلی ہوئی یہود کے ساتھ کشمکش کا ایک خلاصہ

باب ۱۸۰

# مخالفتِ یہود کا اجمالی جائزہ

## تحقیقی ذوق رکھنے والے قارئین کے لیے ایک اہم گفتگو

موسیٰ علیہ السلام اور توریت کو ماننے والے یہود یثرب اور خیبر میں اور اطرافِ خیبر میں آباد تھے۔ یہود مسلمانوں کے حقیقی خطرناک دشمن کے طور پر سامنے آئے لیکن قریش کی مانند کھل کر سامنے آنے کے بجائے ہمیشہ سازشیں کیں اور دوسروں کو دشمنی پر آمادہ کرنے کا کام کیا۔

یہود عرصہ دراز سے یثرب کے عرب باشندوں (اوس و خزرج) کو اپنے علم کے مطابق توحید و آخرت کی باتیں بتانے کے ساتھ اُن کو مستقل یہ بھی بتاتے تھے کہ جلد ہی ایک رسول مبعوث ہونے والا ہے، جس کی آمد پر اُس کی مدد سے ہم تم پر غالب آجائیں گے۔ یہود کی اِس روز روز کی تقریر سے یثرب کے عرب باشندے بھی اس نبی موعود کے منتظر ہو گئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوگئی اور یہود کو اطلاع ہو گئی تو اُنھیں یہ بات ناگوار لگی کہ وہ نبیؐ بنو اسرائیل کے بجائے بنو اسماعیل میں کیوں آگیا۔ اُن کے نفس نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی پیروی اور اطاعت میں دینے میں سبکی محسوس کی اور مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ اُن کو گمان تھا کہ قریش نبی ﷺ سے نبٹنے اور اُن کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے، وہ اپنی عقلِ خام سے قریش کو نئے نبی سے نبٹنے کی ترکیبیں سکھاتے رہے، لیکن اللہ کی مرضی اور اُس کا منصوبہ کچھ اور ہی تھا۔ یثرب کے اوس و خزرج یہود کی ترغیبات کے نتیجے میں اور یہود پر سبقت حاصل کرنے کی خواہش کے سبب نبی الاُمّی ﷺ پر ایمان لے آئے اور آپؐ کو مدینے آنے کی دعوت دے دی، یوں نبی ﷺ ایک روز مدینے کے سربراہ بن کر مدینے تشریف لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک چارٹر (المعروف بہ میثاقِ مدینہ) کے ذریعے مدینے میں آباد تمام طبقوں کے حقوق و فرائض متعین کیے جس کو قبول کرنے کے سوا یہود کے پاس کوئی چارہ کار نہیں تھا، وہ اس لیے کہ اُنھوں نے کھل کر مخالفت ہی نہیں کی تھی، اُن کا خیال تھا کہ یہ وقتی معاملہ ہے۔ اوس و خزرج کے جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں اُن کے ذریعے فساد کرا کے غیر مقامی لوگوں کو یثرب سے نکال دیا جائے گا۔ اِس حکمت عملی کے ساتھ یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے چارٹر کو ماننے سے انکار کر کے محمد ﷺ پر جان و دل سے فدا اہلِ ایمان سے مسلح جنگ کا خطرہ مول لیں۔ اُنھوں نے نہ صرف چارٹر کو تسلیم کر لیا بلکہ چارٹر کے

مطابق اپنے مقدمے بھی نبی ﷺ کے پاس لانے لگے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ چارٹر کے مطابق تمام تنازعات میں بحیثیت فرماں روا آخری فیصلہ رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے، چناں چہ جب بھی اُن کے کسی گروہ کو اپنی پسند کا فیصلہ مطلوب ہوتا اور وہ سمجھتے کہ اُن کے اپنے قانون میں اُس کی گنجائش مشکل ہو گی تو وہ اس نیت سے کہ اگر یہ فیصلہ ہو گا تو مانیں گے وگرنہ نہیں مانیں گے، مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آتے۔ کیا فیصلے ہوئے اور کیسے نافذ ہوتے ایک علیحدہ معاملہ ہے مگر اس طرزِ عمل نے رسول اللہ ﷺ کی اتھارٹی کو مسلّم کر دیا۔

یہود تسلیم شدہ چارٹر کی موقع ملتے ہی خلاف ورزی کرتے جس کی پابندی کا وہ دم بھرتے تھے۔ اور منافقین کو مسلمانوں کے خلاف اکساتے رہتے۔ یہود نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مقامی لوگوں [انصار] کو مہاجرین کے خلاف تعصب میں مبتلا کرنا چاہا لیکن اللہ نے اُن کے دل اسلام کے ذریعے جوڑ دیے تھے۔ ایک موقع پر اوس و خزرج کے مشترکہ اجتماع میں ایک سازش کے تحت اوس و خزرج کے درمیان لڑی جانے والی جنگ بعاث میں دشمنی کی آگ بھڑکانے والی شاعری کو یہودی گوّیوں نے گانا شروع کر دیا، نتیجتاً مسلمانوں کے دونوں گروہ ایک دوسرے کے خلاف مسلح صف آرا ہو گئے، لیکن جلد ہی رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی اور آپؐ نے تعصب کی آگ کو ٹھنڈا کیا اور دونوں نے اپنی غلطی کا احساس کر لیا۔ اس کے بعد یہویوں کی شہ پاکر اوس و خزرج آپس میں کبھی نہیں الجھے۔

اِن کی شرارتوں سے نجات حاصل کرنے اور اِن کے جرائم کی سزا دینے کے لیے اِن کی بد عہدیوں اور چارٹر کی خلاف ورزیوں کو معاف نہیں کیا گیا اور موقع بہ موقع چار اقدامی (aggressive) جنگیں غزوہ بنی قینقاع، غزوہ بنو نضیر، غزوہ بنو قریظہ اور غزوہ خیبر برپا کر کے اِن کی کافی شافی سرکوبی کر کے اِن کی حجاز میں طاقت کو ختم کر دیا گیا۔ جو لوگ اقدامی جنگوں کو غلط اور خلافِ اسلام جانتے ہیں وہ اِن جنگوں کو کیوں کر دفاعی کہہ سکتے ہیں؟ یہود کے خلاف غزوات اگلے صفحے پر دیے گئے جدول-۱ میں بہ یک نظر دیکھے جا سکتے ہیں۔

## بنو قینقاع کی مدینے سے جلاوطنی

جنگ بدر میں کامیابی سے یہود کی اِن توقعات پر اوس پڑ گئی کہ قریشِ مکہ ایک دن مدینہ آکر اپنے 'بھگوڑوں' کو درست کر دیں گے اور اُنھیں کچھ نہیں کرنا پڑے گا۔ اب اُنھیں خود محمد (ﷺ) اور مکہ سے آئے ہوئے 'غیر ملکیوں' کو مدینہ سے نکالنا ہو گا۔ اِن حالات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ الانفال میں ہدایات دیں:

## جدول-۱: یہود کے خلاف برپا کی گئی جنگوں کی تفصیل

| شمار | غزوہ | مقام | ہجری تاریخ | شمسی کلینڈر |
|---|---|---|---|---|
| ۷ | بنی قینقاع | مدینہ منورہ | ۱۵ شوال ۲ ہجری | |
| ۱۳ | بنی نضیر | اطراف مدینہ | ربیع الاول ۴ ہجری | اگست ۶۲۵ء |
| ۱۹ | بنی قریظہ | اطراف مدینہ | ۵ ہجری | |
| ۲۳ | خیبر | وادی خیبر | محرم تا ربیع الاوّل ۷ ہجری | |

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِیۡنَ عٰہَدۡتَّ مِنۡہُمۡ ثُمَّ یَنۡقُضُوۡنَ عَہۡدَہُمۡ فِیۡ کُلِّ مَرَّۃٍ وَّ ہُمۡ لَا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّہُمۡ فِی الۡحَرۡبِ فَشَرِّدۡ بِہِمۡ مَّنۡ خَلۡفَہُمۡ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِیَانَۃً فَانۡۢبِذۡ اِلَیۡہِمۡ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡخَآئِنِیۡنَ ﴿۵۸﴾

بلا شبہ جان داروں میں بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ انسان ہیں جنھوں نے رسولوں کی پیش کردہ دعوت حق کو ماننے سے انکار کردیا پھر کسی بھی طور دلیلوں اور نشانیوں سے وہ ایمان نہیں لاتے۔ آج شہرِ مدینہ میں جاری کشمکش میں بدترین جانوروں کے مصداق وہ یہود ہیں جن سے تم نے عہد لیا پھر ہر موقع پر وہ اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ذرا بھی اللہ کی پکڑ اور تمھارے ہاتھوں دنیا میں اس کے انجام سے نہیں ڈرتے۔ چناں چہ اِن کا علاج یہ ہے کہ اگر اِن لوگوں کو جنگ میں مقابل پاؤ تو ان کو ایسی مار مارو کہ پیچھے رہ جانے والے اِن کے بھائی بند، بہی خواہ اور پشت پناہ بھی حواس باختہ ہو جائیں اور شاید کہ اِن کا انجام دیکھ کر وہ سبق حاصل کرلیں اور کبھی احمقوں جیسی حرکت کا دل میں خیال بھی نہ لائیں۔ اور اگر کبھی تمھیں اِن یہود سے یا اِن کی مانند کسی دوسرے گروہ سے بدعہدی کا اندیشہ ہو تو اُن کے ساتھ امن و تعاون کے معاہدے اگر کوئی ہوں تو بلا تامّل اُن کے سامنے علانیہ اُنھیں توڑ دو۔ یقیناً اللہ بدعہدوں کو پسند نہیں کرتا۔ ع۷

یہ گویا حکم تھا کہ وہ یہود جو تسلیم شدہ، نافذ اور جاری اعلامیے پر عمل درآمد نہیں کررہے ہیں، اُن کے منہ پر اس اعلامیے کے عہد کو دے مارو۔ اِن احکامات پر صدقِ دل کے ساتھ اِن الفاظ کی روح کے مطابق عمل کیا گیا

اور بدر کے ایک مہینے بعد بنو قینقاع کو اُن کی دریدہ دہنی پر مدینے سے جلاوطن کر دیا گیا۔ جس کی تفصیل جلد نہم، باب#۱۴۰: "بنوقینقاع کی شہر بدری" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

مختصر یہ کہ جنگِ بدر کے بعد یہود کے تیور بدل گئے اور اُنھوں نے براہِ راست مسلمانوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ قلبِ شہرِ مدینہ سے قریب ترین بنو قینقاع کے یہود تھے، انھوں نے بازار میں مسلمان خاتون کے ساتھ بے ہودگی کی جس کے نتیجے میں مسلمانوں اور بنی قینقاع کے یہودیوں میں ایک نوع کا بلوہ ہو گیا، جس میں دونوں جانبین کے ایک ایک آدمی کی جان گئی۔ اِس دہرے قتل کے تنازعے کے فیصلے کے لیے نبی ﷺ گفتگو کے لیے بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لے گئے اور نرمی سے یہود کو سمجھایا تو جواب میں انھوں نے کہا کہ: "اے محمدؐ! تمھیں اس بنا پر خود فریبی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ تمھاری مڈ بھیڑ قریش کے اناڑی اور ناآشنائے جنگ لوگوں سے ہوئی، اور تم نے انہیں مار لیا۔ اگر تمھاری لڑائی ہم سے ہو گئی تو پتہ چل جائے گا کہ ہم مرد ہیں اور ہمارے جیسے لوگوں سے تمھیں پالا نہ پڑا ہوگا۔"

رسول اللہ ﷺ مدینے واپس آئے اور مسلح لشکر کے ہمراہ بنو قینقاع کا رخ کیا۔ انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو گڑھیوں میں قلعہ بند ہو گئے۔ مسلمانوں کے لشکر نے یہودیوں سے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا اور اُن کا سختی سے محاصرہ کر لیا۔ پندرہ روز تک محاصرہ جاری رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہود کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ چنانچہ بنو قینقاع نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دیے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی جان ومال، آل واولاد اور عورتوں کے بارے میں جو بھی فیصلہ کریں گے انہیں منظور ہوگا، چناں چہ بنو قینقاع کو ان کے تمام مال واسباب سے محروم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ حکم دیا گیا کہ وہ مدینہ سے نکل جائیں اور مدینے کے پڑوس میں بھی نہ رہیں۔

## بنو نضیر کی مدینے سے جلاوطنی

جس طرح جنگِ بدر کے بعد اپنی ناعاقبت اندیشانہ سوچ کے زیرِ اثر بنو قینقاع شہر بدر ہوے تھے اُسی طرح جنگِ اُحد کے بعد بنو نضیر نے مدینے سے اپنے نکلنے کا سامان پیدا کیا، جس کی تفصیل دسویں جلد کے باب ۱۵۰ "زخمی شیر کا جوابی حملہ" میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بنو نضیر کی جلاوطنی کی ایک مختصر روداد ذیل کی سطور میں دی جا رہی ہے۔

جنگِ اُحد گرچہ مسلمانوں نے جیتی ضرور تھی اور بدحواسی میں بھاگتے قریش کا پیچھا بھی کیا تھا لیکن اُنھیں

دوران جنگ اپنی ایک غلطی کی بنا ۷۰ مجاہدین کی شہادت کا نذرانہ گزارنا پڑا تھا۔اس بڑے نقصان سے یہود کو جو بدر کی فتح کے بعد بنو قینقاع کے عبرت ناک انجام سے خوف زدہ اور لرزہ بہ اندام تھے بڑا حوصلہ ملا۔

رسول اللہ ﷺ کے جاری کردہ اور چار برس سے نافذ العمل چارٹر کے مطابق یہ طے تھا کہ خوں بہا ادا کرنے کی کبھی نوبت آئے تو مسلمان، یہود کے ساتھ اور یہود مسلمانوں کے ساتھ اُس کی ادائیگی میں تعاون کریں گے۔ایسے ہی ایک معاملے کو چکانے کے حوالے سے آپ ﷺ بنو نضیر کے قلعے کی جانب گئے ہوئے تھے۔یہود نے سوچا کہ اس سے نادر موقع اور کون سا ملے گا کیوں نہ محمد [ﷺ] کو یہاں ہی قتل کر دیا جائے، ہماری ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ قتل کے لیے بڑا مناسب طریقہ یہ سوچا گیا کہ اوپر سے چکی کا بڑا وزنی پتھر آپؐ کے سر پر گرا دیا جائے، بولے مگر کون ہے جو اتنی بھاری چکی کو لے کر اوپر جائے اور آپؐ کے سر پر گرا سکے۔اس پر ایک بدبخت یہودی عمرو بن جحاش نے کہا: میں یہ کام کر سکتا ہوں۔یہ سازشیں اور اُن کی تکمیل کے انتظامات جاری تھے کہ عالم الغیب والشہادہ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریلؑ تشریف لائے۔ اور آپؐ کو کام یابی کے فرضی نشے میں مست میز بانوں کے ارادوں کی خبر پہنچا دی۔ آپؐ فوراً کھڑے ہو گئے، کسی بحث مباحثے اور جھگڑے کی گنجایش نہیں تھی۔ آپؐ اپنی مسجد کے لیے مدینے کی جانب چل دیے۔

مدینہ واپس پہنچتے ہی آپؐ نے فوراً ہی محمد بن مسلمہ کو بنی نضیر کے پاس روانہ فرمایا اور انھیں یہ نوٹس دیا کہ تم لوگ مدینے سے نکل جاؤ۔اب یہاں میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ تمھیں دس دن کی مہلت دی جاتی ہے اس کے بعد جو شخص پایا جائے گا اس کی گردن مار دی جائے گی،یہ ربیع الاول ۴ ہجری [اگست ۶۲۵ء] کی بات ہے۔

یہود کو جب دس روز میں شہر چھوڑ دینے کا نوٹس ملا تو بن اُبی نے بنو نضیر کو پیغام بھیجا کہ اپنی جگہ برقرار رہو، ڈٹ جاؤ، اور بنو قینقاع کی مانند گھر بار نہ چھوڑو۔ میرے پاس دو ہزار مردانِ جنگی کی ایک فوج ہے۔ جو تمھارے ساتھ تمھاری بستی میں تمھاری حفاظت میں جان دے سکتی ہے۔اور اگر تمھیں نکالا ہی گیا تو ہم بھی تمھارے ساتھ نکل جائیں گے۔اور تمھارے بارے میں کسی سے ہر گز نہیں دبیں گے۔اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمھاری مدد کریں گے۔اور بنو قریظہ اور غطفان جو تمھارے حلیف ہیں وہ بھی تمھاری مدد کریں گے۔

یہ زمینی حقائق کے خلاف پیغام سن کر بے وقوفوں کو بڑا حوصلہ مل گیا۔بنو نضیر اپنا سامان جنگ جمع کر کے قلعہ بند ہو گئے۔ مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں اُن کا محاصرہ کر لیا۔ طویل محاصرے سے تنگ آ کر اور اپنی موت کو سر پر منڈلاتا دیکھ کے بنو نضیر کے سردار حُیَی بن اَخطَبْ، نے رسول اللہ ﷺ کو کہلوا بھیجا کہ ہم

مدینے سے نکلنے کو تیار ہیں۔ رحمت اللعالمینؐ نے قتل کیے جانے اور غلام بنا لیے جانے کے مستحقین کی جلاوطنی کی پیش کش منظور فرمائی۔ اور یہ بھی منظور فرمالیا کہ وہ ہتھیاروں کے علاوہ باقی جتنا ساز وسامان اونٹوں پر لاد سکتے ہوں سب لے کر بال بچوں سمیت چلے جائیں۔ بنو نضیر کے ہتھیار ڈال دینے نے قریش، یہود، منافقین اور لٹیرے قبائل کی امیدوں پر پانی پھیر دیا اور مسلمانوں کی پوزیشن اتنی مضبوط ہو گئی کہ وہ یہود اور منافقین سے بے خوف ہو کر بدّوؤں سے نبٹنے کے لیے یک سو ہو گئے۔

## پامالی بنو قریظہ

مدینے سے جلاوطن ہو کر بنو نضیر کے سردار حُیَیّ بن اَخْطَبُ نے پورے عرب کا دورہ کر کے قریش کو اور دیگر قبائلِ عرب کو مدینے پر حملہ کرنے کی دعوت دی، لیکن بنو قریظہ کو دعوت نہ دی اس لیے کہ اُنھوں نے بنو نضیر کی جلاوطنی کے وقت اُن کی کوئی مدد نہ کی تھی اور اُس کا خیال تھا کہ بنو قریظہ اور اُس کا سردار مسلمانوں کے لیے ذرا نرم گوشہ رکھتے ہیں۔

حُیَیّ بن اَخْطَبُ زبردست افواج (احزاب) کو مدینے پر چڑھا لایا۔ مسلمانوں نے خندق کھود کر افواج کو اندر نہ گھسنے دیا۔ تین ہفتوں کے مسلسل محاصرے سے احزاب کے اعصاب جو انسانوں اور گھوڑوں کے لیے غذائی قلت اور خندق پار کرنے میں گزشتہ تین ہفتوں سے پیہم ناکامی سے ٹوٹ گئے تو حُیَیّ بن اَخْطَبُ نے چاہا کہ بنو قریظہ اس جنگ میں مسلمانوں کے خلاف، احزاب کے ساتھ شریک ہو جائیں اور حقیقت یہ ہے کہ بنو قریظہ کا سردار کعب اور اُس کے ساتھ متعدد لوگ جنگ میں شرکت کے حامی نہیں تھے۔ مگر حُیَیّ بن اَخْطَبُ کی باتوں اور اُس کے دکھائے گئے سبز اور سنہری خوابوں کے نشے نے اُنھیں مسلمانوں کے ساتھ نقضِ عہد پر آمادہ کر دیا۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اُنھیں سمجھانے گئے تو سارے پرانے تعلقات کو بالائے طاق رکھ کر یہود نے اُن کو گالیاں دیں اور کہا کہ ہمارا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کوئی عہد وپیمان نہیں۔ سعد بن معاذؓ بہت ہی رنجیدہ واپس آئے۔

دوران حفاظتِ خندق وہ ہاتھ کی ایک رگ کے کٹ جانے سے شدید زخمی ہو گئے لیکن شہادت کے شدید آرزومند سعد بن معاذؓ نے اپنی شہادت کو اللہ سے اُس دن تک ٹالنے کی دعا کی تھی جب تک کہ وہ بنو قریظہ کا انجام نہ دیکھ لیں [ولا تمتني حتى تقر عيني من بني قريظة مولا! مجھے موت نہ دے یہاں تک کہ بنو قریظہ کے معاملے میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ مل جائے۔] بنو قریظہ باوجود مسلمانوں کے ساتھ نقضِ عہد کے

اعلان کے احزاب کے ساتھ اپنی بعض شرطوں کو منوانے میں ناکام ہو کر احزاب کے ساتھ مدینے پر مشترکہ حملے کے منصوبے پر عمل نہیں کر سکے۔

محاصرے کے ۲۵ویں روز، رات کو اللہ کے بھیجے ہوئے شدید ہوائی طوفان سے افواج مکمل شکست کھا گئیں اور سب کی افواج آپس میں کوئی مشورہ کیے بغیر بادو باراں کے تھمتے ہی صبح دم فجر سے قبل مختلف سمتوں میں اپنے علاقوں کو سدھار گئیں، اُن کا اتحاد اس طرح پارہ پارہ ہوا کہ مستقبل میں مدینے کے خلاف کسی مہم کا کوئی امکان ہی نہیں رہا۔

بعد نمازِ فجر مسلمان بھی رسول اللہ ﷺ کے اعلان و اجازتِ واپسی پر شہر کی طرف اپنے گھروں کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اُمِ سلمہؓ کے مکان میں پہنچے اور غسل فرما رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور فرمایا: کیا آپؐ نے ہتھیار رکھ دیئے حالاں کہ ابھی فرشتوں نے تو ہتھیار نہیں رکھے۔ اور میں بھی [دشمنوں کی] قوم کا تعاقب کر کے [کہیں واپس آنے کی نہ سوچیں] واپس آرہا ہوں۔ آپ اُٹھیے اور اپنی ٹیم کو لے کر بنو قریظہ کی فصیلوں کا رخ کیجیے۔ اِن سے ابھی نبٹنا ہے، میں آگے آگے جا رہا ہوں، قلعوں کے مکینوں کے دل دہلا دوں گا، اور ان کے دلوں میں دہشت اور آپؐ کا اور مسلمانوں کا رعب ڈالوں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق یہ پیغام پہنچا کر جبریلؑ ملائکہ کے ہم راہ روانہ ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو مامور کیا کہ پورے شہر میں منادی [اعلانِ عام] کر دے کہ جو شخص سمع وطاعت پر قائم ہے وہ فوراً بنو قریظہ کے قلعوں کی طرف اُن سے نبٹنے کے لیے (ہتھیار بند حالت میں) چل پڑے اور عصر کی نماز بنو قریظہ ہی میں پڑھے۔ الغرض مسلمانوں نے بنو قریظہ کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ ۲۵ روز جاری رکھا یہاں تک کہ یہود نے ہتھیار ڈال دیے اور اس معاہدے پر اپنے آپ کو نبی ﷺ کے حوالے کر دیا کہ اُن کے حق میں قبیلہ اَوس کے سردار سعد بن معاذؓ جو فیصلہ بھی کر دیں گے اس کو فریقین [مسلمان اور بنو قریظہ] کو تسلیم کرنا ہو گا۔ سعد بن معاذؓ سے یہود کو بڑی اچھی اور نرمی کی امیدیں تھیں کیوں کہ قبل از اسلام جاہلیت کے زمانے میں وہ ان کے حلیف تھے۔

سعد بن معاذؓ جنگِ خندق کے دوران ہاتھ کی رگ کٹنے کے سبب زخمی تھے، اوس کے لوگوں نے نرم کپڑے رکھ کر اپنے سردار کو ایک گدھے پر سوار کیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلے۔ وہ اِس حالت میں پہنچے کے خون سے تربتر تھے۔ جب قریب پہنچے تو بولے کہ اب وقت آگیا ہے کہ سعد کو اللہ کے بارے میں

کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ رہے۔

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میرا فیصلہ تو یہ ہے کہ بنی قریظہ کے تمام مرد قتل کر دیے جائیں، عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے، اور ان کی تمام املاک مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائیں۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے فیصلے کی تحسین و تائید و تصدیق کرتے ہوئے یہ کہا کہ تم نے ان کے بارے میں وہی فیصلہ کیا ہے جو سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالی کا فیصلہ ہے۔ اسی فیصلے پر عمل کیا گیا۔ غزوہ بنو قریظہ کی تفصیل گیارہویں جلد میں شامل باب ۱۶۲ "پامالئ بنو قریظہ" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

## خیبر اور اطراف خیبر کے یہود کو تابع فرمان بنانا

بنو قریظہ کے استیصال سے مدینے میں آباد یہود سے تو نجات مل گئی لیکن اصل مجرم یہودِ خیبر تھے، خیبر اور اطراف خیبر میں آباد یہود کو مسلمانوں کے خلاف پیہم سازشیں کرنے اور سارے عرب کو مدینے کی مسلح مزاحمت پر اُکسانے اور فوجیں چڑھا لانے کے جرم میں صلح حدیبیہ کے بعد حملہ کر کے باج گزار بنالیا گیا۔ غزوہ خیبر کی تفصیل زیر نظر جلد #۱۲ میں شامل باب ۱۷۸ "غزوۂ خیبر" میں دیکھی جاسکتی ہے۔ غزوے پر ایک طائرانہ نظر ذیل کی سطور میں پیش کی جارہی ہے۔

حدیبیہ سے واپسی کے دوران نازل ہونے والی سورہ فتح کی ۲۰ ویں آیہ مبارکہ میں اللہ نے شرکائے بیعتِ رضوان سے جس خیرِ کثیر کا وعدہ کیا تھا وہ فتح خیبر کی شکل میں سامنے آنے کا وقت آگیا۔ مسلمانوں کے رب نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا تھا:

| | |
|---|---|
| وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ..........﴿۲۰﴾ | اللہ تم سے بکثرت اموال غنیمت کا وعدہ کرتا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے۔ فوری طور پر تو یہ فتح اس نے تمھیں عطا کر دی۔ |

ذوالحجہ کی کسی آخری تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کے شرکاء کو خیبر جانے کے لیے کہا، سب ہی فوراً تیّار ہو گئے۔ خیبر کے قریب پہنچ کر وادیٔ صہباء میں لشکر نے عصر کی نماز ادا کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر جاتے ہوئے بنو غطفان کی آبادی کا رخ کیا۔ آپؐ کا پروگرام یہ تھا کہ آپؐ خیبر میں مدینے کی جانب کے بجائے شام کی جانب سے داخل ہوں تاکہ یہود شام کی طرف پناہ لینے کے لیے نہ بھاگ

سکیں۔اور ایسے مقام سے گزریں کہ مسلمانوں کا لشکر خیبر اور بنو غطفان کے بیچ میں حائل ہو جائے اور بنو غطفان کی کمک کو یہود تک نہ پہنچنے دیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے رستوں کے ماہرین کو بلایا اور ایسا مناسب ترین راستہ معلوم کرنا چاہا جسے اختیار کر کے خیبر میں شمال کی جانب سے یعنی شام کی جانب سے اُترا جاسکے اور اس طرح اترا جا سکے کہ بنو غطفان اور یہود کے درمیان حائل ہو جائیں۔ متعدد ایسے راستے سامنے آئے، جن میں سے ایک آپؐ نے پسند فرمایا اور پڑاؤ کے لیے خیبر کے قلعوں سے کچھ فاصلے پر بالائی میدانی علاقے کا انتخاب کیا جس کا نام رجیع تھا۔ لوگ چل دیے، جب آپؐ خیبر کے اتنے قریب پہنچ گئے کہ شہر دکھائی دینے لگا تو آپؐ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ لشکر ٹھہر گیا آپؐ نے شہر کے حوالے سے خصوصی دعائیں کیں۔

صبح کو جنگ شروع ہوئی تو ابتدا میں یہود نے سخت مزاحمت کا مظاہرہ کیا لیکن جلد ہی فتوحات کا آغاز تین چھوٹے قلعوں حصن نطاۃ، حصن شق اور حصن کتیبہ کے سقوط سے ہوا پھر ناعم فتح ہوا قلعہ صعب بن معاذ اور پھر قلعہ نزار بھی فتح ہو گیا۔اس مضبوط قلعے نزار کی فتح کے ساتھ خیبر کا نصف یعنی منطقہ اوّل یعنی نطاۃ کا علاقہ فتح ہو گیا۔اس علاقے میں چھوٹے چھوٹے کچھ مزید قلعے بھی تھے۔ لیکن اس قلعے کے فتح ہوتے ہی یہودیوں نے ان باقی ماندہ قلعوں کو بھی خالی کر دیا۔اور شہرِ خیبر کے دوسرے منطقے کی جانب جس بھی قلعے کی طرف سینگ سمائے، ادھر بھاگ گئے۔

نطاۃ کا علاقہ فتح ہو چکا تو رسول اللہ ﷺ نے خیبر شہر کے منطقہ دوم یعنی شق کے علاقے کا رخ کیا۔اُدھر نطاۃ کے علاقوں سے شکست کھا کر بھاگنے والے سارے یہودی بھی یہیں پہنچے اور اپنی حد تک نہایت ٹھوس قلعہ بندی کر لی۔ یہود کی کثیر فوج اب یکجا ہوتی جا رہی تھی اور تعداد میں دس ہزار تک پہنچ گئی تھی لیکن اِن کے تمام بڑے جنگ آزما، ماہر لڑاکو جرنیل مارے جا چکے تھے، باقی ماندہ فوج غولِ بیابانی کی مانند قیادت سے محروم تھی اور شکست پر شکست کھا کر اتنی ڈرپوک ہو چکی تھی کہ پہلے سے موجود تازہ دم فوج کے مورال کو بھی نقصان پہنچا رہی تھی، اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو ایک کے بعد ایک مسلسل فتوحات نے بہت پر امید اور شوقِ شہادت نے بہت دلیر کر دیا تھا۔اس منطقے کے شق اور کتیبہ کے قلعے تو پہلے ہی ہاتھ آ چکے تھے۔ قموص، سلالم، وطیح اور ابو عتیق باقی تھے۔ یہ بھی آنے والے چند روز میں ایک معاہدے کے بعد سرنگوں ہو گئے۔ یوں جنگ صرف پہلے منطقے میں

ہوئی، دوسرے منطقے کے یہود نے مرعوب اور خوف زدہ ہو کے یونہی ہتھیار ڈال کر غلامی قبول کرلی۔ یہ بالکل وہی منظر تھا جو نام نہاد مسلمان ممالک نے صنعتی انقلاب کے بعد امپیریلزم کے سامنے ۱۳سو برس بعد دکھایا۔

اس منطقے میں ابوالحقیق کا بیٹا کنانہ بن ابی الحقیق بادشاہ کی حیثیت رکھتا تھا، اُس نے ہتھیار ڈالتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کیا کہ جاں بخشی کے عوض قلعے کی ساری دولت مسلمانوں کے حوالے کردی جائے گی۔ معاہدے میں یہ تصریح تھی کہ ساری دولت میں سونے چاندی کے زیورات اور ہیرے جواہرات شامل ہیں جو حیی بن اخطب مدینہ سے بنو نضیر کی جلاوطنی کے وقت اپنے ہمراہ لے گیا تھا اور دیگر متمول یہودی خاص طور پر کنانہ خود نمائش کرتا ہوا لے کر نکلا تھا۔

اس مال کے بارے میں کنانہ بن ابی الحقیق اور ربیع بن ابی الحقیق نے نبی ﷺ کے سامنے جھوٹ بولا کہ اُنھیں کوئی علم نہیں ہے۔ لیکن تلاش پر متعین مسلمانوں نے معلوم کرلیا کہ خزانہ ویرانے میں کہاں چھپایا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ویرانہ کھودنے کا حکم دیا اور اس سے خزانہ برآمد ہو گیا تو دونوں بھائیوں کو قتل کر دیا گیا، ابن قیم کا بیان ہے کہ ان دونوں کے خلاف مال چھپانے کی گواہی کنانہ کے چچیرے بھائی نے دی۔

یہود نے یہ تجویز پیش کی کہ وہ مسلمانوں کے لیے اُن کے کھیتوں اور باغات کی دیکھ بھال کریں، جس کے عوض آدھی پیداوار اُن کو دی جائے، اُن کی یہ پیش کش منظور کرلی گئی اس شرط کے ساتھ کہ جب بھی مسلمانوں کو ضرورت ہوگی اُنھیں جلاوطن ہونا ہوگا۔

خیبر سے پرے تین مزید یہود کی آبادیاں؛ فدک، وادی القریٰ اور تیماء تھیں۔ خیبر کی فتح کے بعد رسول اللہ ﷺ اِن کی جانب متوجہ ہوئے تو فدک اور تیماء نے اپنے قاصد بھیج کر اطاعت و فرماں برداری قبول کرلی، وادی القریٰ نے چند گھنٹوں کی مزاحمت کے بعد گھٹنے ٹیک دیے، خیبر سے یہاں تک مسلمانوں کے ۱۷مجاہدین نے جامِ شہادت نوش کیا۔

## گروہِ یہود سے قرآن کا خطاب

مدینے میں اسلامی ریاست کے قیام کے پہلے برس، غزوہ بدر سے قبل ہی بھرپور طریقے سے سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں یہود کو خطاب کیا گیا اور اِن کے جرائم اِن کے سامنے رکھے گئے۔ بالآخر اللہ تبارک و تعالیٰ نے تحویلِ قبلہ کا اعلان کردیا یوں یہ بات طے ہوگئی کہ اللہ نے یہود کو امامتِ عالم کی ذمہ داری سے معزول کر

کے امت مسلمہ کو انسانیت کی ہدایت و امامت پر فائز کر دیا ہے اور مسلمان جو اب تک بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے وہ بیتُ اللہ کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔

ظاہر ہے یہ اعلان اُن کو انتہائی ناگوار گزرا، اُن کی نجات کا واحد رستہ یہ تھا کہ عبداللہ بن سلام کی مانند اُن کے علماء حق کی حمایت کرتے اور اہلِ ایمان میں شامل ہو کر اِس امامت کے اعلان کے مصداق لوگوں میں شامل ہو جاتے۔ قرآن مجید، جب تک یہود اور مسلمانوں کے درمیان کشمکش کا اختتام نہیں ہو گیا یعنی غزوہ خیبر سے قبل تک یہود کو دعوت دیتا اور باغیانہ روّیے پر تنبیہ کرتا رہا لیکن اِن کے علماء اپنی پیٹ پوجا، مال پرستی، اپنے تکبر اور اپنے اساتذہ سے سیکھی فرقہ پرستی کے باعث حق کی قبولیت کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے۔ اِن علماء کو یہودی عوام نے خدا کا درجہ دے رکھا تھا، یہی یہودی قوم کی گمراہی کا سبب بنے اور آخر کار تباہی کا! مدینے کی زندگی کے سات برسوں میں مختلف اوقات میں قرآن نے جو بھی یہود کو رہنمائی دی اور تنبیہ کی اس کو کاروانِ نبوت کے دس مختلف ابواب میں بیان کیا جا چکا ہے جس کی تفصیل ذیل میں دیے گئے جدول میں پیش کی جا رہی ہے۔

### جدول-۲: مدنی دورِ نبوت میں یہود کو خطاب کرنے والی قرآنی تنزیلات کے ابواب

| باب | باب کا عنوان | سورت | آیات | جلد | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱۹ | قریش کے بعد اسلام کے مخاطبین؛ یہودِ یثرب | الْبَقَرَة | ۴۰تا۱۰۳ | VIII | ۱۶۱ |
| ۱۲۰ | اہلِ ایمان کو یہود سے معاملات میں رہنمائی | الْبَقَرَة | ۱۰۴تا۱۲۳ | VIII | ۱۹۳ |
| ۱۲۱ | یہود کو ابراہیم کی دعوت سے تذکیر | الْبَقَرَة | ۱۲۴تا۱۴۱ | VIII | ۲۰۵ |
| ۱۳۸ | یہود و نصاریٰ کو دعوتِ ایمان | اٰلِ عِمْرٰن | ۱ — ۳۲ | IX | ۳۰۵ |
| ۱۳۹ | بدلتے ہوئے حالات میں یہود سے خطاب | اٰلِ عِمْرٰن | ۶۴-۱۲۰ | IX | ۳۲۱ |
| ۱۴۹ | یہود کو تنبیہ | النِّسَآء | ۴۴تا۵۹ | X | ۲۶۹ |
| ۱۵۱ | مالک الملک کا بنو نضیر کی جلاوطنی پر بیانیہ | الْحَشْر | | X | ۲۹۱ |
| ۱۷۵-۲ | بنو اسرائیل کا میثاق سے نقضِ عہد | الْمَآئِدَة | ۱۲-۴۰ | XII | |
| ۱۷۵-۳ | غزوہ بنو نضیر سے قبل یہود سے خطاب | الْمَآئِدَة | ۴۱ - ۸۶ | XII | |
| ۱۷۸ | یہود سے آخری خطاب | الْجُمُعَة | ۱تا۸ | XII | |

سطورِ بالا سے یہ ہر گز نہ سمجھا جائے کہ یہود سے خطاب یا اُن کا تذکرہ مکی دور نبوت میں نہیں ہوا۔ یہود مستقلاً قریش کے ساتھ اپنے تجارتی اسفار میں رابطے میں آتے رہتے تھے۔ اور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی عوامی دعوت کے آغاز کے بعد تو قریش خود اُن سے اس نئے نبی کی حقانیت کے بارے میں کرید کرید کے سوالات کرتے تھے، یہ یہود ہی کے سکھائے پڑھائے سوالات تھے جن کے جوابات میں سورہ یوسف اور سورہ کہف نازل ہوئی تھیں لیکن اِن کے علاوہ بھی موسیٰؑ کی تاریخ کے اُن امور سے جن سے قریش واقف تھے، قرآن استدلال کر کے قریش کو نصیحت کرتا رہا۔ ذیل میں ہم اُن تمام آیات کی ایک فہرست پیش کر رہے ہیں جن میں بنو اسرائیل کا بحیثیت ایک گروہ یا قوم تذکرہ یا خطاب ہے، خواہ یہ مکہ میں نازل ہوئی ہوں یا مدینہ میں۔ آیات کے اس انتخاب میں لازماً وہ تمام آیات شامل نہیں کی گئی ہیں جن میں تورات یا موسیٰؑ کا تذکرہ آیا ہے، انتخاب کا نکتہ یہ ہے کہ بنو اسرائیل کا ذکر بحیثیت ایک گروہ یا قوم کے آیا ہو چاہے اُن کا نام لے کر یا بغیر نام لیے۔ یہ انتخاب نزولی ترتیب پر پیش کیا جا رہا ہے، یعنی جو پہلے آیہ مبارکہ زمانی اعتبار سے پہلے نازل ہوئی ہے اُس کو پہلے لکھا گیا ہے۔ اس ترتیب سے مطالعہ کرنے سے قارئین میں سے تحقیق کا ذوق رکھنے والے طلبہ و اساتذہ کو اِن آیات کو زمانہ نزول کی واقعاتی دنیا سے جوڑنے میں مدد ملے گی۔

جدول-۳

ترتیبِ نزولی پر قرآن مجید میں بنو اسرائیل کا بحیثیت ایک گروہ یا قوم کے تذکرہ یا اُن سے خطاب

| نام سورہ | سالِ نبوت | ترتیب نزولی | تعداد آیات | آیات کے شمار |
|---|---|---|---|---|
| مکی دور نبوت میں نازل ہونے والی آیات | | | | |
| ۳۲ سُوْرَةُ السَّجْدَة | 5 | ۴۴ | ۱ | ۲۳ |
| ۱۹ سُوْرَةُ مَرْيَم | 5 | ۵۰ | ۱ | ۵۸ |
| ۲۰ سُوْرَةُ طٰهٰ | 5 | ۵۱ | ۴ | ۴۷، ۴۸، ۸۰، ۹۴ |
| ۴۰ سُوْرَةُ الْمُؤْمِن | 5 | ۵۶ | ۱ | ۵۳ |
| ۴۴ سُوْرَةُ الدُّخَان | 5 | ۵۸ | ۱ | ۳۰ |
| ۴۵ سُوْرَةُ الْجَاثِيَة | 5 | ۵۹ | ۱ | ۱۶ |

| نام سورہ | سالِ نبوت | ترتیب نزولی | تعداد آیات | آیات کے شمار |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۴۳ سُوْرَۃُ الزُّخْرُف | ۶ | ۶۶ | ۱ | ۵۹ |
| ۲۶ سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء | ۶ | ۷۰ | ۴ | ۱۷، ۲۲، ۵۹، ۱۹۷ |
| ۲۷ سُوْرَۃُ النَّمل | ۶ | ۷۱ | ۱ | ۷۶ |
| ۴۶ سُوْرَۃُ الْاَحْقاف | ۱۰ | ۷۸ | ۱ | ۱۰ |
| ۱۰ سُوْرَۃُ یُوْنُس | ۱۱ | ۸۰ | ۲ | ۹۰، ۹۳ |
| ۱۷ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل | ۱۲ | ۸۲ | ۴ | ۲، ۴، ۱۰۱، ۱۰۴ |
| ۷ سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف | ۱۳ | ۸۶ | ۴ | ۱۰۵، ۱۳۴، ۱۳۷، ۱۳۸ |
| ۱۶ سُوْرَۃُ النَّحل | ۶ | ۸۷ | ۱ | ۱۱۸ |
| ۶ سُوْرَۃُ الْاَنْعَام | ۱۳ | ۸۹ | ۱ | ۱۴۶ |
| مدینے میں نازل ہونے والی آیات | | | | |
| ۲۲ سُوْرَۃُ الْحَجّ | ۱۳ | ۹۰ | ۲ | ۱۷، ۴۰ |
| ۲ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ | ۱۴ | ۹۲ | ۱۵ | ۴۰، ۴۷، ۶۲، ۸۳، ۸۸، |
| | | | | ۹۸، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۳۵، ۱۴۰، ۲۱۱، ۲۴۶ |
| ۶۲ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ | ۱۹ | ۹۵ | ۱ | ۶ |
| ۳ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن | ۱۶ | ۹۹ | ۵ | ۲۳، ۲۴، ۴۹، ۶۷، ۹۳ |
| ۶۱ سُوْرَۃُ الصَّف | ۱۶ | ۱۰۰ | ۳ | ۶، ۷، ۱۴ |
| ۴ سُوْرَۃُ النِّسَآء | ۱۷ | ۱۰۱ | ۵ | ۴۶، ۴۷، ۵۰، ۱۶۰، ۱۶۱ |
| ۵۹ سُوْرَۃُ الْحَشْر | ۱۷ | ۱۰۲ | ۲ | ۲، ۳ |
| ۵ سُوْرَۃُ الْمَآیدۃ | ۲۰ | ۱۱۰ | ۲۶ | ۱۲، ۱۳، ۱۸، ۳۲، ۳۳، ۴۱، |
| | | | | ۴۴۴۲، ۴۳،، ۵۱، ۵۷، ۵۹، ۶۰، ۶۳، ۶۴، ۶۹، ۷۰، ۷۲، ۷۳، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۶، ۱۱۰ |
| ۹ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ | ۲۲ | ۱۱۳ | ۲ | ۳۰، ۳۴ |